السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اعتکافِ مسنون میں معتکف کےلیے غسلِ واجب کےلیے مسجد سے خروج جائز ہے یا نہیں؟ ۔ایسے خروج میں اعتکاف پر کیا اثر پڑتا ہے؟ ۔ ۔ ۔ آیا سابقہ اعتکاف بھی فاسد ہوجاتا ہے یا محض خروج کے وقت کا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

الجواب بعون الوہاب: شرع میں اعتکاف، مخصوص شخص کا، مخصوص صفت کے ساتھ مسجد میں ٹھہرے رہنے کا نام ہے۔ قرآن مجید میں ﴿وَأَنتُمْ عَـٰكِفُونَ فِى ٱلْمَسَـٰجِدِ﴾ (ظرفیت) کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اعتکاف کےلیے مسجد کا وجود شرط ہے۔ اس بناء پر بلاحاجاتِ ضروریہ (پیشابِ پاخانہ، غسلِ جنابت، وضووغیرہ) مسجد سے نکلنا ناجائز ہے۔

'' صحیح بخاری میں ایک باب بایں الفاظ منعقد ہوا'' باب غسل المعتکف

فتح الباری میں "اَی ہٰذَا بَابٌ فِی بَیَانِ غُسْلِ الْمُعْتَکِفِ یَعْنِی یَجُوْزُ وَلَمْ یَذْکُرِ الْحُکْمَ اِکْتِفَاءً بِمَافِی الْحَدِیْثِ" یعنی '' یہ باب اعتکاف بیٹھنے والے کےلیے اعضاء کے دھونے کے جواز کا ہے۔ اور جو کچھ حدیث میں ہے، اسی پر اکتفاء کرتے ہوئے ترجمہ میں حکم بیان نہیں ہوا۔''

'' عمدة القاری میں ہے کہ: ''معتکف کےلیے اعضاء کو دھونا جائز ہے۔

قسطلانی میں برماوی اور کرمانی، دونوں سے نقل کیا گیا ہے کہ ''لفظ ''غسل'' غین کے فتح (زبر) کے ساتھ ہے، ضمہ (پیش) کے ساتھ نہیں''۔۔ پھر علامہ قسطلانی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں: یونینی نسخہ میں ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں رفع (پیش) بھی ثابت ہے۔

: مولانا وحید الزماں رحمة اللہ علیہ نے تیسیر الباری میں تبویب ہذا کا ترجمہ یوں کیا ہے: ''اعتکاف والا سر یا بدن دھوسکتا ہے''۔ مصنف نے اس ترجمہ کے تحت جو حدیث نقل کی ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں

(کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُبَاشِرُنِی وَاَنَا حَائِضٌ وَکَانَ یُخْرِجُ رَاْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَہُوَ مُعْتَکِفٌ فَاَغْسِلُهُ وَاَنَا حَائِضٌ» صحیح البخاری، بَابُ غَسْلِ الْمُعْتَکِفِ، رقم: ۲۰۳۰، ۲۰۳۱ (۸»

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) نبی اکرم ﷺ میرے جسم کے ساتھ جسم لگاتے اور میں حیض والی ہوتی تھی... آپ ﷺ اپنا سر مبارک اعتکاف کی حالت میں مسجد سے (گھر اور مسجد کے درمیان ایک کھڑکی میں' سے) باہر نکالتے تو میں اسے دھوتی اور میں حیض والی ہوتی تھی''

' صحیح بخاری کی ایک دوسری تبویب یوں ہے: 'باب الحائض ترجل راس المعتکف

''یعنی'' حائضہ عورت کےلیے معتکف کے سر میں کنگھی کرنا جائز ہے۔

: پھر بسندہ حدیث بیان کرتے ہیں

کَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْغِي إِلَيَّ رَاْسَهُ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ» صحیح البخاری، بَابُ الحَائِضِ تُرَجِّلُ رَأْسَ المُعْتَكِفِ، رقم: ۲۰۲۸»

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) نبی اکرم ﷺ میری طرف اپنا سر مبارک جھکاتے تو میں آپ ﷺ کو کنگھی کرتی، اس حالت میں کہ میں حائضہ ہوتی تھی۔)

''حدیث ہذا کے تحت حافظ ابن حجر رحمہ اللہ رقم طراز ہیں: ''اس حدیث میں کنگھی کے ساتھ درج ذیل امور کا بھی جواز ہے۔ صفائی اختیار کرنا، خوشبو لگانا، غسل کرنا، بال منڈانا، زینت اختیار کرنا۔

'' ایک تیسری تبویب مصنف نے بایں الفاظ قائم کی ہے: ''وَکَانَ لَایَدْخُلُ الْبَیْتَ اِلَّا لِحَاجَةٍ

جب کہ صحیح مسلم میں ''حاجة الانسان'' کے الفاظ ہیں۔ امام زہری رحمہ اللہ نے ''حاجة'' کی تفسیر پیشاب، پاخانہ کے ساتھ کی ہے۔ البتہ دیگر علماء نے بعض اور مستثنیات کا بھی ذکر کیا ہے، اگرچہ وہ مختلف فیہ ہیں۔

المجموع میں ہے: ''جائز ہے کہ معتکف اپنا سر اور پاؤں مسجد سے باہر نکالے یا طبعی حاجات کےلیے مسجد سے نکلے۔ تو اس حدیث کی بناء پر اعتکاف باطل نہیں ہوگا۔ اور اگر بلاعذر کے مسجد سے نکل گیا تو اعتکاف باطل ہے۔ اس لیے کہ اس نے وہ فعل کیا ہے جو اعتکاف کے منافی ہے، وہ ہے مسجد میں ٹھہرے رہنا''

لیکن جہاں تک محض ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے غسل کا تعلق ہے تو یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آج تک کسی نے غیر واجب غسل کو مسجد سے نکل کر کرنے کے جواز کا فتویٰ دیا ہو یا وہ اس کا قائل ہو، لہذا جواز کی بات ناممکن نظر آتی ہے۔ اگر کوئی ایسا کر گزرے تو اس سلسلہ میں مغنی المحتاج میں تفصیل موجود ہے۔

جس کا ماحصل یہ ہے کہ: اگر یہ اعتکاف نفلی ہے تو اعتکاف کا پہلا جزء باطل نہیں ہو گا۔ اور اگر یہ واجب ہے جس میں تتابع شرط ہے تو یہ باطل ہے نئے سرے سے پھر اعتکاف کرنا پڑے گا۔ اور اگر وجوب کے باوجود تتابع شرط نہیں تو پہلا اعتکاف باقی ہے۔ واضح رہے کہ مسجد کے اندر رہ کر غسل ٹھنڈک میں کوئی حرج نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطہارۃ: صفحہ: 176

محدث فتویٰ